وطن جو بنایا تھا اُسکی کہانی۔۔

سُنو دوستو طائروں کی زبانی
وطن جو بنایا تھا اُسکی کہانی

کہا تھا تشخص ہمارا جدا ہے
کئی اُن کے، اپنا تو اک ہی خدا ہے
تو کیوں دربدر میں پھرایا گیا ہوں
ہر اک موڑ پے میں ستایا گیا ہوں

توقع ہماری بہت ہی سہانی
وطن جو بنایا تھا اُسکی کہانی

ہمارے تشخص کا زیور حیا ہے
کہا تھا کہ رشتوں میں لازم وفا ہے
مگر اب ثقافت کچھ ایسے پلے گی
مرا جسم ہے، میری مرضی چلے گی

جو صوفی نے تکرار کی، وہ نہ مانی
وطن جو بنایا تھا اُسکی کہانی

خودی کے سنائے تھے ہم کو فسانے
امامت کے تانے، امامت کے بانے
مگر اب وہ ملت کہاں، جس کا تارا
ممولوں سے بھڑ کے ہے شاہین ہارا

کہ مومن کی اب ہے سحر، آنجہانی
وطن جو بنایا تھا اُسکی کہانی

پرندوں کی دنیا کا درویش تھا جو
ٹکّوں کا، سِکّوں کا بھکاری بنا وہ
نہیں اب بلندی نہیں دلنوازی
کہ مومن ہوا جاتا ہے بے نمازی

تفاخر ہے راجہ، تو دولت ہے رانی
وطن جو بنایا تھا اُسکی کہانی

ہوئی کُند مومن کی شمشیر برقی
جواہر ہوئے جا رہے سارے مشقی
زمانے مطابق بدل دیں جو دِیں کو
زیاں معتدل، مغربی ہے نہ شرقی

کہاں سے سناؤں ترنگیں پرانی
وطن جو بنایا تھا اُسکی کہانی

مقدر کو مفلس یہاں رو رہے ہیں
جو دہقاں تھے وہ حسرتیں بو رہے ہیں
کہیں تن کا سودا، کہیں من کا سودا
سیاست، سیادت، تمدن کا سودا

ہوئی ختم دل اور خرد کی جوانی
وطن جو بنایا تھا اُسکی کہانی

چمن ایسے دیدہ وروں کی پناہ میں
نہیں اشک نرگس کی چشمِ سیاہ میں

کوئی اشک بھر دے کہ بے نور نرگس
نگاہ سے جلا دے، ٹھکانہء کرگس

حرارت سے ایماں بنے جاودانی
وطن جو بنایا تھا اُسکی کہانی

ہیں زرخیز یورپ کی اب بھی مشینیں
ہیں زاہد کی مقبوض اب بھی زمینیں
ہے مسلم کو مسلم کا دشمن بنایا
ختم کر کے الفت، شبِ خوں منایا

چلائے وہ خود پر ہی نشتر کمانی
وطن جو بنایا تھا اُسکی کہانی

جو مُبلس نے شوریٰ منعقد کرائی
عمل کر رہے اُس پہ، اُسکے سپاہی
مراسم سے بھی دور کر دو، صدا ہے
یوں ضابط کا دیں زندگی سے جدا ہے

خضر کی گُزشت اب کہاں ہے سنانی
وطن جو بنایا تھا اُسکی کہانی

دُعا بن کہ لب پہ جو آتا تھا نغمہ
بدل دے جو دل کو وہ ایسا تھا کلمہ
نہیں جن کا معنی وہ اب گا رہے ہیں
اسی پے وہ تحسین بھی پا رہے ہیں

لگے ہے کوئی اور ہی اِس کا بانی
وطن جو بنایا تھا اُسکی کہانی

خُدایا ہمارے تو اب بھی بدل دل
قدم روند سکتے ہیں کیا اب بھی ساحل؟
مری بازگشتِ زباں حال کر دے
کہ اُمت کا ایماں تہہ و بال کر دے

پھِرے سعد سب کو سنائے زبانی
وطن جو بنایا تھا اُسکی کہانی

سُنو دوستو طائروں کی زبانی
وطن جو بنایا تھا اُسکی کہانی